

واللہ ملقہ نور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان کی غیر بالقوم غیر انفسہم

انہ اوی القریہ

Digitized by Khilafat Library

ان سے انسانی جہاد جو کہ
کے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے
کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھا کر
اسے غازی کرتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس سے
ان سے نہ کافر ہو سکتا ہے نہ ایمان
سیح موعود کے کفر پر تلوار اٹھانے کے بعد
کے کفر پر تلوار اٹھانے کے بعد
سیح موعود کی صلح کاری اور ایمان کا

مشیقی قیست

وام سے
فام معادن
مشق و شان سے باہر
عینہ زامپ و ہول سے
اپنی جہاد کے غیر متعلقہ
تھے کم آمدنی والے لوگوں سے

نمبر ۳۳۱ دارالامان قادیان مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۲ء عیسوی جلد ۸

حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کا

(مذمت اشاعت کے مسئلے میں)
۱۹۰۱ء (تیسرا نمبر)

لیکن اس کے مقابل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا
میریت ہی پر تھا کہ سب سے اول تو اپنی ہی قوم
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کو اپنی اور ایمانی
تھے وہ پتے پتے اور چھوٹی چھوٹی جگہوں پر تھے۔
بیب انکوائری کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف
ایک خدا کے بندے اور رسول تھے تو انکو آگ
قہ کی کیونکہ وہ تو ان کو خدا بنائے تھے۔
حضرت مسیح موعود علیہ وسلم نے اگر حقیقت کو دیکھا
پیر قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جہاد خدا بنانا
لے تا ہے اور اپنا سب و سامان اس کا ترک کرنا
آسان نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی
جو جاتا ہے۔ جیسا کہ ان کا سبب اختلاف بنتے ہو گئے
ہو اتھا اپنے جیسے جب وہ لوگوں نے خدا کی حضرت مسیح
حدید و مسلم نے ان کے معنی خدا کو انسان بنا دیا تو
وہ دشمن جان بن گئے اور اسی طرح یہ یہودیوں پر
بہت ہی مشرک و رسومات پیدا ہو گئی تھیں اور وہ
حضرت مسیح کا بالکل انکار کرتے تھے جب انکو متنبہ کیا
گیا تو وہ بھی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

وہ حضرت مسیح کو خداوند مقرر اور کذاب کہتے تھے
بالفاظ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بتایا
کہ تم انکو کذاب کہنے میں خود کو کذاب ہو۔ وہ خدا تعالیٰ
کا ایک برگزیدہ نبی ہے۔ اس کے علاوہ انکی مخالفت کی
ایک بڑی بیماری وہ یہ بھی پھیل گئی کہ وہ اپنی بے وقوفی
اور کم فہمی سے یہ سمجھ گئے تھے کہ خاتم الانبیاء
نبی اسرائیل میں سے آئے گا۔ کیونکہ تورات میں جیسا کہ
سنت اللہ ہے آخری نبی کے متعلق جو پیشگوئی ہے
وہ اچھے الفاظ میں ہے جس سے انکو میر خدایا
ہو گیا تھا۔ وہ ان کو یہاں کہہ رہا ہے کہ تمہارا خدا
میں سے ہے۔ وہ اس سے مراد نبی اسرائیل ہی کو کہتے
تھے۔ حالانکہ اس سے مراد نبی اسماعیل ہی ہیں۔

اس بات یہ ہے
اللہ
وہ خدا تعالیٰ کی
پیشگوئیوں کے متعلق سنت
پیشگوئیوں میں سنت اللہ یہ ہے کہ ان میں خفا
اور امتیاز کا کوئی ایک پہلو ہوتا ہے۔ لیکن اگر یہ پہلو نہ
رہا جاوے تو پھر کوئی امتیاز مذہبی نہیں رہے اور سب
کا ایک ہی مذہب ہو جاتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے امتیاز
کے لئے ایسا ہی چاہا ہے کہ پیشگوئیوں میں ایک
ابتلا کا پہلو رکھ دیتا ہے کہ وہ اندیشہ مخالفت

اس پر اتر جاتے ہیں اور اصل مقصد سے دور
جا پڑتے ہیں۔ ایسی ہی یہودیوں کو یہ شکل
پیش آئی کہ وہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق
شک میں پڑ گئے۔ اگر تورات میں وہ پیشگوئی صاف
اعطا میں ہوئی کہ انیورا نبی بنی اسماعیل میں سے
ہو گا اور اسماعیل نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا۔
اس کے باوجود ان کا نام عبد اللہ بن عبد المطلب ہو گا۔
اور اسکی ماں کا نام آمنہ ہو گا تو یہودیوں کو کون
انکار کرتے؟ مگر انکی بد قسمتی سے پیشگوئی میں ایسی
صراحت نہ تھی وہ ان کو یہاں کہہ رہا تھا کہ تمہارے بپاؤں
میں سے وہ اس سے مراد نبی اسرائیل ہی سمجھتے
رہے۔

ایسا ہی حضرت مسیح کی
علیہ السلام کے وقت
آدم ثانی کا فیصلہ
ایسی ہی یہودیوں کو پہلے
لی تھی۔ مگر نبی میں حضرت مسیح کے آنے سے
پے ایسا کے آنے کی پیشگوئی درج ہے۔ جب
حضرت مسیح آئے اور انہوں نے دعویٰ کیا تو یہودی
مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ بے اثر
کا ناظر رہی ہے۔ اس لئے وہ انکار کرتے تھے
چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح سے یہی سوال کیا
کہ ایسا کس کا نام جو مسیح سے پہلے ضروری ہے کہ پہلے
ہے؟ حضرت مسیح نے کہا کہ آنے والا ایسا نہیں ہے
یعنی وہ یوحنا ابن زکریا کے رنگ میں آیا تھا چنانچہ
نبی کریم سے بات انکی تھی کہ جو یہودیوں کی تھی

وہ وہاں پہلے آئے رہے کہ وہاں کسی شیل کے آنے
کی خبر تو دی نہیں گئی وہاں تو خدا ایسا کے آنے کا
وہ ہے اس بنا پر وہ انکار کرتے رہے اور دھوکہ
اور تکفیریں بھی پہنچاتے رہے۔ یہاں تک کہ اب
یہی یہودی بھی یقین رکھتے ہیں میرے پاس ایک
فاضل یہودی کی کتاب ہے اس نے اس مسئلہ پر
ایک لمبی بحث کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ہم اس سے
کو کب تک قبول کر سکتے تھے جبکہ اس سے پہلے ایسا نہیں
آیا یہ شخص جو مسیح سے پہلے کا دعویٰ کرتا ہے
اس کا دعویٰ بنیاد کی اور چھوٹا ہے کیونکہ وہ ایسا
کے دوبارہ آنے کی دعویٰ تاویل کرتا ہے ہم پہلے
خاندان دبیائی نبی کو کب تک ایسا سمجھ لیں پھر وہ تو
کے سامنے اس کرتا ہے کہ ہر طرح پر اس شخص کے
دعویٰ کو تسلیم کر لیں جیسے ہمیں یہ خبر دی گئی تھی
کہ ایسا آئے گا اس میں کسی شیل کا وعدہ نہیں
کیا گیا آخر میں کہتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے قیامت
کو بہت سوال کر لیا کہ اس سے مسیح کو قبول نہیں
کیا تو ہم کالی نبی کی کتاب قبول کر لیں گے۔
اس قسم کے شکوک اس وقت مہمانوں کو پیش
آئے ہیں لیکن اگر خدا چاہے تو ان کو سامنے

پس مذہب کا یا بنیاد یا فرض اس خیال سے
 اور انہیں کرنا کہ اس طرح کرنا سہا ہے یا کہ
 اس لئے ایسا کرنے سے اس کی فائدہ کو
 یا دوسرے شخصوں کو فائدہ پہونچا۔ بلکہ
 اس خیال سے کرنا ہے کہ اس کی فائدہ کو
 کچھ نہیں من ہے بلکہ ایسا اس کے بغیر
 نہیں کر سکتا۔

(۱۰)

لیکن دشمنوں کا کیا حال ہے جو ہم پر حملہ
 میں؟ حضرت عیسیٰ مسیح کے بارہ حواریوں
 کی تعلیم میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنے
 دشمنوں سے پیار کرنا چاہئے اور ان کی دشمنی
 نہیں رہے گا۔
 اس جواب میں بعض لفظی نہیں لیکن
 جیسا کہ اکثر لوگ دشمنوں کے ساتھ پیار
 کرنے کی سزا دینے کو سبالتہ سمجھا کرتے ہیں
 بلکہ اس کی مراد کچھ اور ہے۔

دشمنوں سے پیار کرنا دشمنی یا باغیوں
 اور چیلوں سے من ہے جس سے جہول لوگ نہیں
 متفق کرتے کی اس ششوں میں لگے ہوئے
 میں۔ پیار کرنے کے معنی یہ ہیں کہ نہیں
 انہیں سے زہر دینے کا حق حاصل کرنا کہ
 مستقل کر دیا جائے اور ان کو پورے کر دیا اور
 ان کا ملک لینے کے واسطے انہیں ملک
 نہ کر دیا جیسا کہ تو دشمنوں۔ دوسروں اور
 لوگوں سے کیا شران کو نقصان پہونچانے کے
 واسطے انہیں زندہ و زخمی کرتے کی شرانہ اور
 اور نہ انہیں بالوں سے کشا اور نہ
 اور ایسے امور میں انہیں غرق کر دیا جیسا کہ
 دوسروں نے کیا۔

خاکہ دینے آتا ہے بڑھکر نہیں
 اس لئے کہ اپنے استاد جیسا ہونا ہی چاہیے
 زور و زور کوں سے جن کو تم اپنا دشمن
 میں محبت کرنے کے ہی معنی ہیں کہ ان کو
 عشوی کے نام سے آدم کے زوال و
 اور قیامت وغیرہ کی لغو تفصیلات کی تعلیم
 نہ دینا چاہئے اور انہیں دوسروں کو دھوکا
 دینے یا ملک کرنا اور اس پر دیا جائے۔ بلکہ
 انہیں انصاف سے تعبیر۔ رحم اور محبت
 کرنا چاہیے اور دیا جائے اور یہ حرف راہی ہی
 عرصہ ہی ختم نہ کیا جائے بلکہ اپنی زندگی
 تک یہ خیال اس کے پیش کرنا چاہئے۔
 ہم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے رہے
 ہیں اور اس کے رہے ہیں۔

مشک اگر ہم اپنے باپانی دشمنوں کے
 ساتھ محبت کرتے ہیں تو انہیں محبت کرنا شروع
 کریں۔ تو باپان کو دشمن نہیں رہ سکتا۔
 خواہ یہ ان لوگوں کو کیا ہی تیرت گزیر
 حال معلوم ہو جو بشری نفقہ وں۔ جیسے سلانہ
 جنگ و صلح کی خیالات۔ مالی معاملات

اور راستی امور وغیرہ میں معروف ہیں
 اور میں کے ذریعہ سے یہ انسان فائدہ کو
 کے شخصی لانا خیال کر سکتے ہیں۔

اور انسان کو صرف جنگ کی مصیبتوں کے
 پہونچا دیا جاتے ہیں بلکہ تمام مصائب پہونچا دیے
 اپنے اعمال و خیال سے اس لئے اور ان کے
 جان۔ قریہ و عاشقوں اور شہنشاہوں کی
 معرفت حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو اس کو واسطے
 اعتماد قائم کر سکتے ہیں۔ اور ان کو ان
 کی معرفت پہونچا دیے ہیں یا شہنشاہوں کی قوت
 ان کو دے سکتے ہیں۔ یا شاہی سلطنتوں کی جگہ
 ملک کو رشتہ قائم کر سکتے ہیں اور یہ دعا
 نہ تو اس کی کافر نفس کے منقاد کرنے سے
 حاصل ہو سکتا ہے۔ اور نہ سوشل فرقہ کے
 یہ مصائبوں کے پروگرام پورا کرنے سے۔ اور
 دشمنی یا ترقی پر فتوحات حاصل کرنے یا ان
 اشیاء سے۔ اور نہ کتب خانوں یا یونیورسٹیوں
 سے۔ اور نہ پورے جہان دشمنوں سے جنگ
 سائنس کہتے ہیں۔ بلکہ انھیں ایسے سادہ اور
 معمولی لوگوں کی عقل پر سکتا ہے جیسے دیکھ
 کھو پور۔ اور میں۔ اور کھو پور۔ دوسروں میں
 فریب۔ لائق میں۔ زور میں۔ اور میں۔ اور میں۔
 فریب میں گزرتے ہیں۔ اور یہ کسی پرول تیل
 سے نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی مرضی اس لئے کہ
 ہزار ہا سے جس نے ان کو دنیا میں پیدا اور
 حرف ایسے کرنا چاہئے آپ میں آج اپنی
 ہزاروں میں خدا کی بادشاہت کو جھجکا کر
 بات کو آج سنا دیا جائے کہ نبی خدا کی طرف
 پیروی اور شجاعت قائم کر سکتے ہیں جس
 ہو ایک دفعہ انسانی ترس کر رہے۔

ان بلاؤں سے شخصی نفس سنبھال کر
 جس کے واسطے کوئی دوسرا ذریعہ نہیں
 دنیا کے لوگوں کو جس مصیبت سے محفوظ
 پہونچ رہا ہے۔ نفس سوچے کہ یہ
 عارضی طور پر یا مذہب جوڑ بیٹھی ہے۔
 بعض لوگوں نے مذہب اور شائستگی
 کے باطن جو اس زمانہ کے لوگوں نے حاصل
 کئے ہیں فتوحات کا درجہ دیکھ کر حیرت
 کہ انہوں نے مذہب غریبی نہیں۔ لہذا مذہب
 کے بغیر رہتے ہیں اور یہی دوسرے لوگوں
 سے شادی کرتے ہیں۔ اس طرح
 دوسرے لوگ بھی ان کی تقلید کرنے لگے ہیں
 اور حال ہیروئی رسوم پر اعتبار رکھتے ہیں
 جن سے انسانوں کی زندگی نہیں ہو سکتی۔
 ہم ہر مذہب جاری ہو جو وہ ضروریات
 کو پورا کر سکتا ہے موجود ہے اس سب کو
 اس سے واقف ہیں اور وہ باپانی دنیا کے
 دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں اور اس کو مانگ رہے
 ہیں لہذا ان کے واسطے مناسب کہ منکر یا
 اور لوگوں کے لئے اس بات کو سمجھنے کو
 سمجھیں کہ انسان کو مذہب کی ضرورت ہے اور

اس کے بغیر اس کی زندگی کی اصلاح نہیں
 ہو سکتی اور جس کا نام انہوں نے مذہب کہا
 ہوا ہے۔ یہ مذہب کا کام نہیں دیکھتا اور
 جزوی افتد اور لوگ خالی غریبی غلو اور
 کے حد میں۔ وہ دلوں میں خوب سمجھا رہے ہیں کہ
 یہ مذہب نہیں بلکہ مجھے مذہب کہہ کر سنا ہی
 کرتے ہیں کہ ان میں تین ہیں آدمی کی بحالت
 کے بعض اشیاء اسباب ہیں کہ یہ وہ کام
 کر کے جو اس کے سوا مذہب اختیار کر کے
 میں حاصل ہو۔ (باقی آئندہ)

استفسار اور ان جواب

(سلسلہ کیلئے دیکھو الحکم نمبر ۳۳۳ صفحہ ۹)

باقی جواب سوالات مسئلہ ۱۰ یا ۱۱

جواب (۲) ۱) اور ۲) الی وغیرہ
 قرآن و حدیث۔ ترجمہ۔ اور ہم سے نرم و
 سچ کہ حدیث و حدیث سے بیکار ایک اندہ تک
 پر پناہ دی جو چیز خدا اور ان کے لئے
 بنا۔ سب سے پہلے ان کو جو خون نے اس لئے
 کو نہیں نہیں کیا اور اس کو دیکھ سب الی اور
 دشمن میں ہی دانا علم نگہ کرے۔
 شکی بات انسان کو بدلتے ہیں اور
 میں کہتی ہیں۔ سادہ ایمان ہے کہ جرات نہیں
 کر رہے ہیں ان کی فرائض سے۔ اور ان کے
 شہدہ و ہم دیکھنا کہ وہ کرنے کی طرف سے
 خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ دیکھو
 اور دوسروں کے اقوال اور خدا تعالیٰ کی اہم
 میں کشا ہر انسان نفس واقف ہے کہ ان
 تاریخ میں نفس کی رائے لگتا ہے ان میں
 حملت المسیح الی مصابعد وادعتہ
 ومعھا الوصف وھی الی یوم الف ذکر
 اللہ تعالیٰ وقل وصدق وقل بدت
 المقدس وقل فالدلت یعنی ہر مذہب
 سچ کو کہتا ہے بعد سچ یوسف ہمارے
 لیکن یہ وہ مذہب ہے جس کا خدا تعالیٰ نے
 قرآن کریم میں نوکر کیا ہے اور بعض کہتے ہیں
 وہ نیک و سچ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ
 مذہب المقدس ہے اور بعض کہتے ہیں
 کہ وہ نیک و سچ اور تمام ہے۔

مفسرین اور مفسرین نے جو کچھ لکھا ہے وہ
 یہی کچھ ہے جس نے کوئی تمام مفسرین
 سب نے یمن جلاکین اور انھیں کی منکر
 سب کو کہہ کر اس پر ایمان کیا ہے کہ وہ
 بالکل قابل اطمینان اور تسلی دہ ہے اور
 اور مفسرین نے جو اقوال کہے ہیں ان کو
 دیکھو

مفسرین اور مفسرین نے جو کچھ لکھا ہے وہ
 یہی کچھ ہے جس نے کوئی تمام مفسرین
 سب نے یمن جلاکین اور انھیں کی منکر
 سب کو کہہ کر اس پر ایمان کیا ہے کہ وہ
 بالکل قابل اطمینان اور تسلی دہ ہے اور
 اور مفسرین نے جو اقوال کہے ہیں ان کو
 دیکھو

خود کر کے وہ کچھ لکھا ہے کہ تسلی سے دور
 کرنے والے اور شکوک و شبہات پر مبنی
 دوسرے میں ہیں اطمینان بخش و تسلی دہ وہی
 نول ہے جو خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں
 بیان فرمایا ہے۔ وادعنا الی دوتو
 ذات قسار و معادن۔ اس آیت میں سچ
 اور اس کی والدہ کے متعلق اور اس مقام کا
 حال جو کچھ بیان فرمایا گیا ہے وہ سب
 (۱) اول خداوند تعالیٰ نے سچ اور اس کی
 والدہ کو ایک سخت مصیبت کے بعد میں پناہ دینے
 میں سے پناہ دینے اور میں پناہ دینے
 اور اس کی والدہ پر واقع مصیبت کے بعد میں پناہ دینے
 سخت واقع نہیں گزرا جیسا کہ سچ کو مصائب
 پر مارے کھینچے ہوئے ہیں کہ کشش کی قوت

(۲) اس آیت سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ
 خداوند تعالیٰ سچ اور اس کی والدہ کو اس
 واقع کے بعد کسی دوسرے ملک میں لے گیا
 اگر وہ دشمنی و مہر میں دوسرے واقع کے بعد
 جاتے تو وہاں بودی فریبی اور نہ تحریف
 وادعنا ہو چکے کہ یہ مذہب ان ملک میں
 کثرت موجود ہے جو دوسرے سچ کو سن کر
 غضبناک ہو رہے ہیں۔ رسول ان کا کام
 دعوت الی اللہ ہوتا ہے ان کی زندگی
 صرف اسی کام پر مرکب ہوتی ہے جب یہ کام
 پورا ہو جائے تو وہ دنیا سے رخصت ہو جاتا
 ہیں وہ جہان ہوں دعوت الی اللہ میں مشغول
 رہتے ہیں سچ علیہ السلام ہی اس کی طرف
 پیغمبر ہو کر آئے تھے ہی اسراہیل کے بارہ
 فرعون میں سے دس فرسے تھے اور ان جلاکین
 کو کہتے تھے اور ہر سہ فارسی۔ قابل و
 کشمیر میں اگر آباد ہوئے تھے ان ہی دس
 فرعون کی طرف سچ علیہ السلام ہی براہ فارسی
 قابل میں ہوتے ہوئے ہوئے کشمیر میں
 اگر قیام پذیر ہوئے اور ہی اسراہیل کی وقت
 کرتے تھے کہ ان کشمیر و سرحدی مقامات
 کے لوگ سب ہی اسراہیل میں اور خود بیان
 کرنے میں کہ سارے اہل یافا وادعنا اپنے
 ملک سے جلا وطن کئے گئے تھے۔

(۳) اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
 کہ وہ ربوہ پہونچے تھے کوئی عظیم الشان ہے
 بسین غریب پر انھیں موجود ہے جن کے
 دوسرے کہ ہمارے زمین میں سب دنیا کے
 سیاروں سے بدھ ہے اور کشمیر میں کہ
 ہمارے اندر واقع ہے۔

(۴) اس آیت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ
 سچ اور اس کی والدہ نے اس شہر پر ایک ہی مقام
 پر تمام خزانہ کی بسر کی ہے اور اس شہر پر
 ان کی تمام گاہ ہے۔
 (۵) اس آیت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے
 کہ اس تمام باپانی شہر دار اور کثرت کو
 اور وہ تمام بائبل و کتب و کتابت و کتابت

ملنے لگتی تھیں وہاں سے بڑھتے ہیں مغربی دہریت کا جلوہ گاہ دکھاتے ہیں۔ ملنے لگتا ہوا کسی سخت مصیبت کے بعد کسی پناہ داس دینے میں استعمال کیا جاتا ہے

(ملاحظہ)

ہند ہے۔ اور اس کی بانی مسافہ تو شکوہ ہے
 (۱) اس آیت سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ
 بیچ اور اسکی والدہ کسی دوسرے ملک سے
 اگر اس مقام پر قیام پزیر ہوئے اور اس
 اپنا وراثہ نہ لے لیا۔
 (۲) مذکورہ بالا احمد بیچ اور اسکی والدہ کی
 شمار ابھی میں ہے جسے اور خدا تعالیٰ نے
 اور ان کو یہ عطا کر کے بعد پر اور ان
 مادم زیت سب بنیں کہیں کہیں کہ بات
 خداوند تعالیٰ کے شان سے بعید ہے
 ہر ایک رسول نے جب اپنے ملک سے ہجرت
 کی تو دوسرے مقام میں جب لوگ نہ پائے
 لی تو یہ وہاں سے اس کو ملے لائیں کیا کرے
 وہ مقام اس پر غیر کیلئے غایب ہوئی اور
 ہونے کے بعد اور وقت و بیت المقدس والی
 سب بامین شکر میں کشمیر میں بھی گئے
 کی تو اس کے گراہ۔ تو تم ہی اس کی خود گراہ
 اور ان کے شہر ہون اور گراہوں کے نام گراہ
 قرآن کریم گراہ۔ لہذا اسف بن نام گراہ
 امام ابوالمسلم بیچ اور دوسری المسعود
 غلیظ علیہ السلام گراہ۔ جو شخص اسے سخت
 گراہوں کو دے دے اس کا دل شکوہ۔
جواب سوم۔ بڑی مردودہ بیچ
 علیہ السلام کی فری کشمیر میں ہے مگر اس
 کی قبر کا نشان ابھی نہیں مل سکا ہے نہ خدا
 تعالیٰ کے نزدیک قبر کی طرح قبر و بات
 میں سے نہ تھا بلکہ بیچ کی قبر کے نشان
 کا رہنا ضروری اور ان کے ہم نیا سون پر
 تمام جنت کیلئے تیار ہوا ہر ایک رسول
 زمین میں سوائے میں اور ان کی قبروں کے
 نشان میں گئے ہیں تو کسی علیہ السلام کی قبر
 اور بیچ اور خدا انبیاء و اولیاء کی قبروں
 کے نشان نہیں ملے۔
 خداوند تعالیٰ کے قرآن کریم میں تاریخ
 اور جغرافیہ بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ
 انسانی مابیت مقصود و مسئلہ ہے لہذا
 وہ قرآن میں اس قدر بیچوں کا بیان کیا
 ہے جس قدر انہی کے ذکر کے لوگوں کے
 لئے مفید ہو اگر قرآن میں ہر بیچ رسول
 کی تاریخ عمری و وراثت و وفات اور
 اور ان کے مکانات کا ذکر کیا جاتا تو اس کو
 کوئی پڑھ سکتا اور اصلی مقصد و مطلب
 کم جاتا خیر اسلام اقل و دل۔
جواب سوم۔ بیچ اور اسکی والدہ بیچ
 اس طرح دو مانی ہوا تھا وہ اعلیٰ قسم کا تھا
 تھا حضرت عائشہ صدیقہ فہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 اور اگر معتبر و اہل لایہی برائے اتفاق ہے حضرت
 رام قرانی اور حضرت امام ربانی جو مخالف
 ثانی سترائے کثرت بات میں اس بات کی
 تائید کی ہے کہ حضرت سلی اللہ کو حضرت
 زود خانی ہوا تھا۔

جواب ۵۔ مردہ کو مالی مملکت عبادات کا
 ثواب بشرط خلوص نیت ہو سکتا ہے سہ
 و خیرات میں خلوص نیت و اعتدائی ہونی شرط
 ہے۔ ملا کو گننے سے جو عیال استیلا و غیر کے
 ترکتے ہوئے ہیں وہ غلط ہیں۔ قرآن کریم و
 نصایات و علیہ کافرستان میں یہاں اور قرآن
 کو حکم دینا وغیرہ وغیرہ طریق نبوی نہیں اور نہ
 صحابہ کریم کا یہ عمل تھا اور نہ کسی کرام وقت ہر
 مقام نے اس طریق کا استیلا طے کر لیا بعض نے
 جلائے سند و بیچ کا انبیاء کی تائید و طریق
 ملا لکھ اس کا نام خلیفہ الاستیلا و غروب اکیست
 رکھتے ہیں یہ رسوم سب غلط ہیں اکی کوئی سند
 قرآن کریم و احادیث نبویہ اور فقہی کتابوں
 میں نہیں ہے بلکہ اسے کام کرتے ہیں
 وہ سخت غلط کام میں مردہ کیلئے حرام ہے
 خدا کا نام اس کا جنازہ پڑھنا۔ اس کیلئے
 روزہ رکھنا اس کیلئے حج کرنا اور اس کیلئے
 ساکنین و بیچ کی کو قند و غلہ دینا۔ کنعان کتاب
 مسجد بنانا اور ثواب میں داخل ہے ان اشیا
 کہ اس کو ثواب پہنچ سکتا ہے یہ ان کریم
 و عبادت نبویہ کے مستحق ہے مگر عبادت
 کو گن کر دیکھا دے کیلئے اور خود عبادت
 کی فرض ہے مردہ کے جسے قرآن میں غلہ
 و نقدیات قرآن کریم کو لیا جائے سے عیال
 احوال کا اندیشہ ہے۔ کام کسی نہ کرنا جائے
 اگر قبرستان میں لگے مردہ کے پاس بجا کر دے
 و خیرات کسی کرم و عبادت مقرر ہوئے عیال
 سب پر ہر سمت و دریا خیرات مستحقین میں تقسیم
 جائے۔
 (۱) ثنویات کے کہنے کو ایک قسم کا شکر
 محسوس ہوتا ہے عبادت محسوس میں اس عذر کا
 کوئی ثبوت نہیں رہا ہے حضرت اقدس امام
 ابیہا نے کسی قسم کی ثنویات نہیں دیا۔
 ہر ملکہ و کم کرنا عبادت سے ثابت و مفید
 سمجھنا ہی نہیں ہے عن عائشہ رضی
 اللہ عنہا قلت کان رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم یغسلہ و یغسلہ فی کفہ و یغسلہ
 فی اللہ احد و بالمعوض تبیہ حیثما۔
 شمسیم ہما و جہہ و ما یغسلہ یل
 من حسد قال عائشہ فلما اشکی
 کان یا مریض ان افعل ذالک بلہ۔
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب
 میں کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 جہت تک پہنچا کرتے تو میں نے ان کی
 تہ کیوں پر ہونے کا اپنے چہرہ کو اور چہاں
 تک آپ کے ہاتھ پہنچا کرتے تو میں نے
 میرے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اگر آنحضرت
 کو کوئی درد ہو جائے تو مجھے حکم فرماتے کہ تم مجھے
 دم کرو۔ کہانی مسعودی

شامت اعمال اور ایمان
 مسلمان کی بدستوری سے اکی مسلح کی باطن ہونے
 میں لگتی ہے جو کسی طرح سے ہی اس شخص پر ایمان
 کے ال نہیں لگے جاسکتے اصلاح قوم کا منصب
 خود بخود نظر فرماتا ہے سے حاصل نہیں ہو سکتا
 اور نہ خدا تعالیٰ خوش کن تفریقوں یا تفریقوں پر
 اس کا مقرر ہے بلکہ اصلاح قوم فی الحقیقت وہ ہوا
 ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس شخص
 غرض اور مقصد کیلئے مامور ہوا ہو اس
 سو جو شخص خود نمائش سے خیال ہے اس پر
 کام کو اپنے ذمہ لے لے یہ نہیں کر دے کام ہوتا
 ہے بلکہ قوم کو بعض اوقات ایسی غلط راہ پر گامزن
 ہے جو اسکی ہلاکت اور تباہی کا موجب ہو جاتی ہے
 ملا وہ برین اصلاح قوم کی بہترین راہ ہوتی ہے
 یہ جسکی اسکی فہمی حالت کو درست کیا جاتا ہے
 جو اخلاقی۔ مثلاً۔ سیاسی مجلس تجارتی غرض
 ہر ایک قسم کی بہتری اور اصلاح کو جامع ہوتی ہے
 لیکن اس زمانہ میں کیسی ایسی الکی لگاتے لگتے
 کہ وہ کو کاش کہ اسکی شائستگی کی پرداخت کا سوال
 مل گیا جاتا ہے اسکی فہمی اصلاح کو قبلی ایک ملکہ
 اگرچہ یہ شہر آباد حیدر ہے۔ اسے کو سپاہی ہر
 جنہر سے ملے دستان ریلوے کے آگت نہیں ہیں
 ایک شخص کی تعلیم اور سدا ان کا ملک فرقی نہیں
 کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس شخص میں انہوں
 نے کیا کہا ہے اس کا بول جاتا اس کا ذکر سے بہت شایع
 کیلئے جس اس خیال پر کہ انہوں اسلام کو انہوں
 اپنے اقبالیات میں لیا ہے آخر اسلام کو ہر ایک
 کیلئے ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 کے ایک شہر کر کے کہ اپنے ہر ایک ہر ایک
 حکیمان سے کہہ گئے ہیں۔ لی حال ہی میں ملک
 میں۔ مسعودی نے لکھا ہے کہ اس کے سب
 انہی دن چہرے چہرے اختلاف کو جو کہ اس
 ذیل ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 کو خلیفہ ہونے کی کہ ہے کہ وہ اپنے علم و ادب سے کہتے
 ۱۔ اسلام کثرت از دین کو جا رہے ہیں کہ (۲) اسلام
 میں وہ کیلئے نہیں (۳) اسلام کے شرع معاملات
 تجارت میں سود ہونا جائز ہے (۴) ملائکہ کے ہر
 میں کسی ملک احکام تحت ہوتے جاسکتے انہوں
 وراثت اور دیگر قوانین متعلقہ تمدن ناقابل رد نہیں
 میں (۵) اسلام وراثت و عیال قریبی ملائے لانی کیلئے
 جائے (۶) قرآن کریم کی تفسیر کرنے میں علوم جدید
 کا کام کرنا چاہئے انسانی علوم میں جو سبک وغیرہ
 ہوا ہے قرآن کی تفسیر کے وقت زیر نظر ہے۔
 دیگر ایک امور میں جنہیں غلبہ اور باطنی
 میں متکلف ہے کہ تفصیل نہیں کیا جاسکتی مثلاً
 کے بعد قرآن اور شراعت و دین یا ایسی زبان
 میں پڑھنا چاہئے جسے پڑھنے والا سمجھ سکے
 بیابان میں کہ صفر ۱۶۔

مشرقیہ و جدیدی اسلام میں مسلمان نہیں ہیں مسلمان
 کی میں ہندوی کہتی تھی ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 میں شہر میں کثرت ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 جو کہ لکھتا ہے انہوں نے دین میں یہی سبک کی
 ہے کہ ان کے نظریات و افکار کی غرضت نہیں اور نہ خدا
 حضرت عیال و وفات کا ہر ایک ہر ایک ہر ایک
 ابتدائی حالت میں مناسب حال ہے اب الکی غرضت
 نہیں وغیرہ وغیرہ و دیگر حضرت ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱

قرآنی صداقت اور
عیسائیوں کی جہالت

رگڑا شہنشاہت ہے آگے

التاج جہاں کا شقائق بہائی پہلے انصاف
 سے خود کر کے پیر اہل اسلام پر نہیں کہہ دے
 و کیسی پہلی روایت انجیل میں باب ۲۰ آیت ۲۲
 میں جو کہیں جس کا بیان اور جو چکے اس
 شقائق عہد عتیق سے ضابطہ فرمائیے دوسرا
 روایت کتاب اعمال باب ۲۰ آیت ۱۲ ای باب
 سنو خدا کے ذریعہ کمال ہمارے باب
 ابراہیم پر جس وقت وہ سو پو نامہ میں
 تھا پیشتر اس سے کہ وہ عاریان میں جا تا
 تھا مگر وہ نامہ پو نامہ میں خداوند تعالیٰ
 کا حضرت ابراہیم پر ظاہر ہونا جو میان کو فانی
 فعل کیا ہے یہ انجیل سفید جو شے تمام
 قرینت میں اس معنوی قصہ کا نام و نشان
 نہیں اگر عباس نے کلا شقائق بہائی کو اس قصہ
 کا پتہ قرینت میں معلوم ہے قرینت ان کے
تیسری روایت خط دوم خط اول
 باب ۲۰ آیت ۲۰ میں لکھا ہے کہ آس اور
 یواس سے موسیٰ کا مقابلہ کیا تمام قرینت میں
 یا آس اور یواس کا مقابلہ کرنا تو ایک طرف
 یہ دو زبان نام ہی نہ کہ نہیں۔ **چوتھی** روایت
 خط جو وہ آیت ۲۰ میں نقیضان کو نکالنا
 فرشتے سے موسیٰ علیہ السلام کی لاش کی آیت
 جو کہ انجیل ہے اس بحث کا ثبوت تمام جدید
 صحت میں کہیں آیا نہیں جاتا کیوں نہیں
 کلا شقائق بہائی آپ تو محکم پڑی آپ تو
 قرآن شریف کے قصہ ہات پر نہ کہوں کہ نہ
 اعتراض کرتے تھے یہ ان قصہ جانتا نہیں
 پر آگے زبان کیوں نہ ہو گئی دیکھئے آپ کو
 ہزاروں پادری فقہ صاحب آج بھی محکم شقائق
 پہلے کیا انصاف کے ساتھ عہد فائدہ مقرر
 کر کے اپنی کتاب میں لانا کمال علیہ السلام
 جلد اول کے صفحہ ۸۵ سطر ۵ میں فرماتے
 ہیں کہ ہاشا جہاں تک پہنچے اپنی سب بات
 کو اپنی کتاب میں داخل نہیں کیا اور کی ایک
 آیت قرآنی راہ سے چلتے نہیں کہ اور
 حوازیں کہ سبھی میں اور آیتوں سے ان کو
 اپنی کتاب میں ضبط کیا ہے جہاں انجیل
 میں جو وہ کے خط ۱ و ۲ آیتوں میں
 موسیٰ اور جنو کہل باب ۱ ایسی باتیں مقرر
 ہیں جو اگلی کتابوں میں نہیں پائی جاتی ہیں
 کیوں نہیں ہر زبان کلا شقائق بہائی
 اگر سطر ۲۰۰ پر علیہ السلام کا قصہ پہلی

حق باطن میں درج ہو تو کیا سرچ ہے تو کیا کچھ
 پروردگار پوری فہم کرنے قبل کریدے کہ مری
 نے اپنی سب باتیں ایسی کہ میں داخل نہیں
 کیں ۱۰۰ حد یہ کسی مان کیا ہے تو کسی ملک بات
 تو آتر سے پھیلے لیون اور غماریوں کو یہی من
 اب ہو سکتا ہے کہ فقہ حضرت عز و جل علیہ السلام
 کا چودہ میں تو آتر سے مشہور ہو کسی حق کی کتاب
 میں بیان نہ ہوا ہو۔ یا یودی کو سے دشمن
 اسلام کے اپنے بڑوں کے فقہاء سے جو
 اکثر دلیل یودیون کا اعتقاد تھا کہ عز و جل
 کا بیٹے جبروت والا کہ ابدا اپنے بڑوں کے
 دیکھ کر دیتے ہوں (مجلس عقب نہیں۔ قولہ
 وہ سزا جو تو البتہ محکم حکم نامہ فیصل
 یسوع مسیح کو ابن اللہ کہنے میں بلکہ اپنا پیارا
 خدا خدا اور نجات دہندہ مانتے میں صرف
 مانتے ہی نہیں بلکہ ہزار ہزار اور قلم کا حکم
 نے اپنی جانوں کو اس کی محبت میں بھروسہ کرنا
 سے نقد و فرماں کر دیا جواب
 ہزار ہزار اور قلم کا کہہ جیسا کہ یون کا شیخ
 کی محبت میں اپنی جانیں قربان کرنا۔ نہ سراسر
 حکم ہے۔ کی ہزار ہزار اور قلم کا حکم جیسا
 مسیح پر اپنی جانیں قربان کر نیوالے مسیح کی محبت
 یافتہ غماریوں سے غیرت ایمانی میں مجاہد
 تھے دیکھو خاص حواری اول فریج کو شہید
 چوڑا کر گشتی باغ سے جاگ ہی گئے تھے
 انجیل قرس باب ۳۰ آیت ۵۵ اس پر شاگرد
 اور سیان بطرس جان کے خوف سے خوفی
 فہم نہ کیا کہ اور مسیح پر محبت کر کے مسیح کی
 نبوت یا بقول شاگردو بیٹھے ہو کر گردان ہو گیا
 تھا کہ یہ ہزار ہزار اور قلم کا حکم جیسا
 افضل آپ کے مسیح پر جانیں قربان کر نیوالے
 بطرس حواری کے پر تھے تھے انیسویں
 فضل پر کیا مسیح کے خاص شاگرد اور محبت
 ان کیا اور ہم دیکھنا کہ مذہب عام جیسا
 کا فر نہ غماریوں سے زیادہ تصور کرنا آپ
 جیسوں کو اور جیسا کہ یون کا کام ہو قولہ یہی
 معلوم ہووے انجیل مجلس بن ابن اللہ
 برانیت سائن علوم سے اپنے حقیق یسوع
 مسیح نے ثابت کر دیا کہ حسین ذرا تعجب نہیں
 اور کمال کلام ہے کہ جو ان کی زبان پر لگا
 جواب سائن اللہ ہوتا دیگر زندگان کا تو
 خود سہی ہے اپنی زبان سے فرما دیا ہے انجیل
 متی باب ۲۴ آیت ۵۵ مبارک ہو کی جو مسیح کرنا
 ہیں کہ وہ دے خدا کے فرزند کہہ میں گئے۔
 نجاتی فرزند کی میں مسیح کی کیا خصوصیت ہے
 حضرت معتبہ خدا کا کلمہ تا فرزند خدایا
 آیت ۳۴ حضرت والا خدا کو پہلو سنا بیٹا
 زبور ۹۹ آیت ۲۴۔ بلکہ انصاف ہے
 کہ جب اور خدا کے بیٹے انجیل میں فرما
 میں پہلے مسیح ہی سہی یہ اس وقت کا زمانہ
 تھا کہ اکثر زندگان دن کو خدا کے بیٹے کا

خطاب خدا کی طرف سے ملا ہو اگر اس کا تہا کر
یہ مآوردہ قرآن ہے موقوف کر دیا ہو کہ مسیہ
ایک قسم کے شرک کا وہم تھا۔ **قولہ** اس مقام
پر یہی یاد رہے کہ مسیح کی طرح ابن اللہ علیہ
صلوات کے معنوں کے متوافق نہیں ہو سکتے
وہ تو اسکی اصل بات کو نہیں سمجھتے
اور شراعتیں سمجھنے کا وہ بھی تیار نہیں تھا
مسیح کے لیے جو غائبانہ اختیار کر دیا۔ جیسا کہ ہم گذشتہ
بیانات میں ذکر کر آئے ہیں اعلیٰ اور حقیقی
سمجھنے ان کے خیال شریف میں نہیں آئے
میں اس لئے میرے قرآن میں یہاں لکھا ہے
کہ ابن اللہ کے حقیقی معنی سمجھنا تو عباد کی
غیر بن خلقات کو چھوڑ کر روحانی میں شامل
ہونا۔ **جواب**۔ اس مقام پر یہی یاد
رہے کہ مسیح ابن اللہ حقیقی معنوں کے نہیں
ہوتے حقیقی فرزند اپنے ابا کے نطفے سے
پیدا ہوئے اس بات کو یہاں بھی نہیں
مانتے ان مجازی لفظ عامہ نہ گمان خطا کی
طرح میں کا بائبل میں جا بجا ذکر کر رہے
مسیح ہی ہوں گے اور یہاں بے سمجھ سے
اس خدا کے عاجز بندے سے مسیح ابن مریم
کا یہ خدا بنانے میں کیا جیسا یونان نے اپنے
میں نہیں بڑا کر تھا ان کے منہ پر تو کلام
کا ٹھون کا کھانچ ہمارے سر پر اور مسیح
اسے جیسا یونان نے خدا کہا تو خدا تعالیٰ
میں نہیں آکر رہا تھا۔ لفظ گھنٹیوں باب ۱۲
ایلی ایلی لہو حقیقی۔ یعنی اے میرے خدا
میرے خدا کیون ہے کیلچھوڑا یہ کلمات
کہتے مسیح ملائے دار فانی سے بوجہ بغیر
جیسا یونان کے مسیح کہہ گئے اب یہاں
لاذیل باب ۱۲ آیت ۱ کی عبارت پر کہ مسیح کی
فرضی خدا کی بلدی تو یہ کہیں اور وہ یہ تو
کیا تو اس کے آگے جو کہے قتل کر لیا یہ کہیں
کہ ابن اللہ ہوں لہذا آیت قتل کر نو اس کے
آئینہ میں نہ نہیں بلکہ انسان سمجھنا جس کا
آئینہ کے بوجہ مسیح وہ اپنے قانون کے ساتھ
وہ جسے خدا کی کر سکتا ہے زمین پر زمین
جب مسیح اپنے قانون پر ہوں کا خدا ثابت نہ ہو
تو مسیح کی نہ الی کا قائل ہونا جیسا یونان کا یہ تو
کی نظر زمین ذلیل ہونا ہے۔ **قولہ**۔ و کہہ
تو کہ صاحب نے ابن مسیح کی خولی و عیالی
سیان تک ہی نہیں دیکھا بلکہ ان کے لفظیان
کو مدد دیکھ پیچھا دیا جیسا کہ اس قرآنی آیت
سے واضح ہو رہے ہیں
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَحْبَابُہٗمُ وَاَسْرَہٗمُ اَنْہُمْ
وَاَنْبَاہُمْ دُونَ اللّٰہِ وَاَلْمَسِیْہِ
اَنْ مَرَاتِہٖ وَاَسْرَہٗا لَہٗ اَلْیَحْیٰی
اَلْہَا وَاَحْدَاہٗ تَرْجَمَہٗ کُذِّبُوا اَنْہُمْ
ہم نے مالوں اور دینوں کو رب اپنا سوا
کے اور مسیح جیسے مریم کو اور مکیہ ہی پرست
سوا کرنا کہ مسیح کے لیے یہ تو مسیح ہی پرست

تو محمد صاحب کا بالکل بے موقع ہے اور خدا
 تعالیٰ کا ہرگز کوئی سودی اور عیسائی اپنے
 عالمان اور دانشمندان کو بنا پر دو گارہا
 نہیں دیتے تھے بلکہ اسے تو اپنے ہی تصور
 کی شکل اور عبادت بجالا دیتے تھے۔
جواب۔ تفسیر کبیر نام محمد الدین مازی
 علیہ رحمۃ اللہ نے جو تفسیر کے صفحہ ۱۰۹ میں
 اس ثابت کی شرح میں لکھا ہے کہ اگر سفیرین کہتے
 ہیں کہ وہ ایک ملکہ وین کے پسر اور نصاریٰ
 کے پسر اور یونان اور روم و یونانی پسر اور
 نئی انکی کھار و نقل کی گئی ہے کہ تحقیق صدق بن
 ماتم شاہ نزاری ہیں آیا رسولی تھا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس اور پیغمبر کے خدا اس وقت
 ملاقات کی تھیں کہ وہ ملکہ میں جب ہوئے
 اس آیت تک کہ کیا صدی بن ماتم نے پیغمبر
 علیہ السلام سے کہہ دیا ہے کہ تم پرستش کرتے ہو
 اپنے اپنے عالمان اور دانشمندان کی۔ پس آیا
 حضرت نے اسے صدی کیا نہیں حرام کرتے تو
 تم اس چیز کو کہ ملال کیا ہے اللہ نے اس کو
 پس ستم نام جانتے تھے تم ہی اس کو اور
 ملال کرتے تھے تم اس پر کہ حرام کیا ہے اور
 اللہ نے پس ملال جانتے تھے تم ہی اس کو
 پس کیا صدی نے ان میں فرمایا پیغمبر علیہ السلام
 نے ہی پرستش کی وہ اب ہم اس حدیث
 شریف کی تفسیر میں لکھتے ملکہ نصاریٰ کا خدا
 کے حرام کردہ کو حلال قرار دینا یا ان کے
 دیکھیں کتاب الامار باب ۱۱ آیت ۵۰ میں حکم
 خداوند تعالیٰ سوز کا کہ جسے حرام ہو ان
 بیان ہوا ہے کہ سوز کا کہ اس کا وہ حصہ
 جو تباہ ہے پر وہ جنگال نہیں کرتا وہ بھی ایک
 ہے تمہارے لئے ہم ان کے گوشت میں سے
 کھاتے ہو اور نہ انکی لاشوں کو جو کچھ کہو
 انہیں میں تمہارے لئے۔ اور کن جہ
 شداد باب ۱۱ آیت ۸۰ اور کتاب
 یسایاہ باب ۶۵ آیت ۴ میں کہ کتاب ایسی
 باب ۱۱ آیت ۱۰ میں ہی سوز کا حرام ہونا
 ذکر ہے۔ اب میں حرام خداوی کو
 بلا دلیل ملکہ نصاریٰ نے ملال کر دیا۔ دیکھو
 یاد رکھی عبادت الہ بن کتاب لغوی جنوری
 مطبوعہ آفتاب بیابان کے صفحہ ۱۰۱ اسطر ۱۰
 میں لکھا ہے کہ سوز کا گوشت نہ حرام ہے
 نہ نجس بلکہ جیسے کبھی یہ سوز کا گوشت پاک ہے
 ایسے ہی وہ بھی ایک گوشت ہے جس کا ہی
 پاک ہے کہانے جس کا دل چاہے نہ کہانے
 کہوں میرے کا شفاقی بیان حرام
 و حلال کی حد میں مقرر کرنا اور عزت بہرہ
 کھانے کا حق شرعی اپنے انبیاء پاک
 عزت و حرور کرنا یہ منصب خداوند تعالیٰ
 ہی کی ذات پاک کا خاصہ ہے۔ خدا کی شہد
 میں کسی بشر کا دخل دینا اور اس دخل کو پاک

و شر خدا شکر فرما ہے اور یہی منشاء ہے آیت
شریف مذکورہ بالا کلام میں مکاشفاتی
بیانی اور دیگر بیانیوں سے دریافت
کوتاہیوں کو سوزنا کہ ہم جو کلام
ابھی سے ثابت ہے اور کسی چیز کا علم
یا عقل حاصل کرنا یہ منصب اور کام خداوند
تعالیٰ کا ہے۔ پادری عباد الدین نے
منصب اور کام خداوندی میں دخل دیکر
محض اپنے دل کے چاؤ سے خدا کے کام
کردہ اور جس ہاتھ سے خود کو عقل اور پاک
مثل سید کبریٰ کے تصورنا بیشک خدا کی
بسی رحمت و عفو سے خود اور اس پر بیاد
کا سکوت کرنا اور سوزنا کہ پادری عباد الدین
کے لیے بوجہ عقل اور پاک جاننا لایب
فیہ رہا تاہم وہ ان کے صدق و صداقت
کیا بیانیوں سے پادری عباد الدین پر
کسی سوال کیا کہ پادری عباد الدین خود
خداوند تعالیٰ کے خلاف کام کر رہے
کہ عقل جو بنا یا ہے تمہارے پاس کیا
دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ کے جسم کیل
میں سوزنا کہ عقل خود ایسا ہے یا خود یوں
نے اس کے جوار کا توڑ دیا ہے اس کے
جواب پادری عباد الدین سنا کہ عقل کے
کمر نہیں دے سکتا کیونکہ بیان یوں ہے
سے فرقی نہ ہو کہ اپنے فضل اول مرتبت
باب ۱۰-۱۱-۱۲ میں فرماتے ہیں کہ جو
کچھ قصا یوں کی روکالان میں لکھتے
کہاؤ کہ پادری عباد الدین یہ ثابت
کر سکتا ہے۔ زمانہ حجاز میں ملک
کنعان میں قصا یوں کی روکالان پر عام
سور کا گوشت فروخت ہوتا تھا کہ نہیں
پیر نہیں ۱۰-۱۱-۱۲ پادری عباد الدین کی
خود ساختہ بیانیہ افسوس کہ وہ خود
فرہنگ کو عقل سمجھتا ہے اور پیر بیانیوں کا دلیل
پادری عباد الدین کی عقل کو نامکمل قرار
دے کر اس کی عقل پر کڑا ہے۔ بلکہ
یہ تو محض صاحب کلام ایک شخص الامیر
تا کسی نہ کسی طرح سے ان پر جبار کا حکم جاری
کیا جاوے کہ وہ اس کا عقیدہ میں اس کا
پروردگار کو نہ سمجھتا تھا۔ بلکہ عقل کا
باز نہ کر م تو گئی تھی اس کے کسی نہ کسی بیان
سے دل سے قرار کو قتل کے ذریعہ سے
لیا جا رہے ہیں اور سنے سے لازم لگا کر
منہ گردانے ہیں کہ وہ دینی شریعت
سے برگشتہ تھے اور اس سے غافل اور
دور تھے کہ وہ دروچا کر کے غرض میں
جواب ۱۰-۱۱-۱۲ اگر سید مکاشفاتی بیانیہ
اسلام پر جبار کا الزام لگائے سے عقل
پروردگار تو ان اور عقل و انوکھ و غیر
کی راہ میں برخطر کی ہوتی غیر اس لیے کہ
اس فقرات کا جواب دیتا ہوں کہ احوال

اسلام میں اہل کتاب و جبار جائز نہ رہا
کیا تھا اب جو کہ منہ گفت کا باز کر م ہو گیا
تھا اس لیے کسی کسی ہاں سے دل
سے قرار کو قتل کے ذریعہ سے ہند کیا
جاتے ہیں۔
حضرت محمدؐ آپ کے فرض خدا یوں اور
میں تو یہ ہیں کہ جسے جسک مبارک و شکر مسلم
کر تو سنے میں کو کہ وہ خدا کے فرزند کی
کے شیخ جب خاندان کا باز کر م ہو گیا
تو یہ ہیں کہ مسلم سوزنا کہ اگر یہ
خیال کر دے کہ میں زمین پر مسلم کرتے آیا صلح
کرانے نہیں بلکہ خود اپنے کو یا سوزنا
شیخ تلوہ جلائے کا شوق بیان تک آپ کے
فرض خدا کا ذمہ دیکر گیا تھا جو اس عشق میں
سے شامہ بول گئے کہ جس میں اس میں
کی فرسے فروخت کر کے شکر اور یہ سے شکر
شیخ پر زمین کو تلوہ میں خود کر خا موشی
رہے ہوں بلکہ فرستے ہیں کہ میں میرے
دشمن کو مشورہ نہ دیتا کہ میں ان پر ہاتھ
کران بیان لگو اور میرے سامنے قتل کرو
انجیل پوتا شیخ افسوس مسلم یوں سنت
انبیاء قدیم میں سوزنا کہ کامیابی حاصل نہ ہوئی
کیونکہ ہم لوگ آپ کے براہ ہوتے تھے وہ جس
پر دستاورد کہ جو مسلم اور جب دنیا میں غریب
اور ایمانی حالت میں ہوں کہ وہ جبار
رحمت میں دل میں لکھ رہا تھا کہ میں
گوشت جبار کو اپنی است سے پورا تو کیا کر
اس میں مسلم کی آئینہ شہید ہو گئی اس پر چند
نظر دیکر ہم اپنے مشرق کو ستر گئے تھے
عقل و روح کو آج تک صاحب کلام باب اول
آپ کا سفر ہی مسلم اور ۲۲ میں لکھا ہے
کہ دنیا کی زمین میں ستر گئے تھے ان کے عقل
اور روح کے کہ وہ دینی ان کی ت پرست
جو کہ ایمانی کیا۔ وہ ہم میں ہفت افکار
نوی قصا بیانیہ اس میں عقل اور ہی
مطہر عبادہ برزخ عقل و عفو ۳۳ میں
لکھا ہے کہ عبادہ مجلس دین کا جو کہ
اپنے اجلاس میں حکم و انکسور و ان کی اولاد
اور کے دین سے جس کو دین سنی میں تبت
کرم اور اس مجلس سے یہ قانون میں مطہر ہوا
کوئی بیانیہ کسی سووی کے ساتھ کہہ کہ
اور ان سے معاملہ کر کے سوہم اور کتاب
ذکو کے سفر ۲۲ میں لکھا ہے کہ اس وقت
مستقبل میں جب وہاں بیانیہ سلطنت تھی
پروردگار کے ساتھ تین شریعتیں باندھی گئیں
سے کہ بیانیہ دین کو تلی کر دین دین سے
کرانہ نہ کر دین تو تبت ہوا۔ تیسرے کہ اگر یہ
یہ دو شریعتیں قبول کران تو وہ اپنے کے کار
باکرم جبارم۔ بلکہ الایہ کے وقت میں
پرورشنے لگے خاندان کو تینوں نے شکر
میں بدشتت بنا لیکھو۔ حکم۔ بیانیہ

بلکہ انارنا۔ مگر سے شکر کرنا۔ اس طرح
میں کہ انکسور و ان کی کو بدشتت بنا یا۔
میں لکھا اور سخت پرستی سے مارا کہ انکسور
جو جو جبار کا عقل بیانیہ دیکھو کہ شری
جبارہ سفر ۲۲ سے ۲۴ تک دیکھو ہی غور
معلوم ہو سکتا ہے۔
مسکین اور دین

مذہب عالم

دیانتہ سکانت بلا نذا الحدید
یعنی دریافت شدہ زلیا نذا الحدید

عبد زلیانہ مشرقی آئینہ و تسلیا
جنوب کی طرف ایک براہ جہ ہے جس کی
سنت عالم میں کسی نشان یا شہدہ آئینہ
در یافت کیا تھا اور پیر شہدہ ام میں شکر
اس براہ جہ میں بارہوی اور ایک سالہ
ان کے باشندوں کے اخلاق و عادات وغیرہ
سے واقفیت حاصل اس اب میں اس سے
ایک ہی تفریق نکلتی ہے۔
باقیہ کلام جدید زلیا تلوہ میں کہتے ہیں
وہ لوگ اپنے فرزند اور مردہ رو سار کر اوار
کی برائی پرستش کرتے ہیں اور ان سے ہی
عقب حاجات کرتے اور ان کو پاجتہ میں
کسی شخص کو ایک شہدہ کا بن یا شہدہ
زلیا سے آپ ان کے کہتے ہیں کہ ان کے عقل
معمولی انسان تھے ان کو دین تو انسان سے
آیا ہوں میرے ابا و جبار و آسمان میں ہی
رہتے ہیں اور میں ہی وہاں ہی جاؤں گا۔
اور ان کا عقاد ہے کہ ہمارا بیٹا جبارہ کسی
تاوی ہے اور اسی سے ہمارے جبارہ
سند سے نکلا ہے اور وہ اس پر دین کا
ہوا اور ہم اسکی اولاد میں اور ان کا عقاد ہے
کہ ہمارے ابا و جبار کے ارجح پرندوں کے
اجسام میں ہو کر زمین پر آکر رہتے ہیں۔
وہ جبارہ جو ذات فوق الطبیعت کا لفظ
اتو سے تعبیر کرتے ہیں اور اپنے بزرگروں کی
ارواح کی ان ہی کہتے ہیں
جنس بیانیہ نے زلیا تلوہ میں کہ وہاں
شبابی عقاد و بیانیہ کے میں جو بعض
میں پرانیوں سے شامہ میں تلوہ میں ان کا
اعتقاد ہے کہ راہی اور با بیانیہ آسمان
و زمین نے اول جنہ دیوے پیدا کئے ہیں
ان کے نزدیک وہی جنہ شرف و عاوردہ
میں۔ اول و تلوہ آدمیوں اور جنوں کے

وہ سرور و تلوہ رزق و اشت و دور گو موش
تیسرا دینا آلی جاز و رن کا خانہ جو شہا
و تلوہ یوں و تلوہ بیوں و بار و تلوہ خانہ
یا تلوہ ان و تلوہ اشت و دور کے اسباب
رزق بیانیہ کے خانہ جو شہا و تلوہ
ہوا و رزق و تلوہ ساری کا خانہ جو شہا
گمان ہے کہ ان بیانیہ و آسمان شمس و
تے بیانیہ کے ہوتے تھے۔ دینا تلوہ میں تلوہ
جو گیا اس کے زمین و آسمان جبار ہو گئے۔
زلیا تلوہ کا اعتقاد ہے کہ ارواح کیلے بیانیہ
سے الگ ہوتے کہ بعد و تمام راہی بیانیہ
اور رزق بیانیہ سند زمین۔ ان کا خیال ہے کہ
بالن جبار یوں و امراض کے باعث جبارہ
ہوتے ہیں اور وہ تلوہ و جبارہ بیانیہ
سے دفع ہوتا ہیں
ان کا اعتقاد ہے کہ انسان کو زندگی میں
ہی گناہ کی سزا مل جاتی ہے اور یہ خدا پائے
دیوے سے ہوا کرتے ہیں۔
اول زلیا تلوہ حکام و تلوہ کی تلوہ
ذکر میں کہتے ہیں اکثر کام میں منصب تھا
و انصاف پر ہوتے ہیں۔ کام میں کے منصب کام
یہ میں۔ اول تو ان میں تلوہ لوگوں کو عقل
و حرام تلوہ اور بیانیہ و شہا و تلوہ
اور تلوہ اور عادات وغیرہ میں حاضر ہو۔
یوں کہ تعلیم و تربیت کہہ اور تلوہ شہا
سے اور تلوہ عقل تلوہ اور مردوں کو بلا کر
سزا دے کہ تلوہ اول زلیا تلوہ کو دین نہیں
کرتے بلکہ وہاں میں بیانیہ دیتے ہیں اور حکام
و تلوہ کی تلوہ کو تلوہ و بیانیہ میں بیانیہ
میں ان کے ایک طرف سے اسکو سزا دے دیکھتے
سند کی کو کسی بدشت پرست دیتے ہیں۔
سوچو وہ الزام جو بعض جبارہ میں اپنے
اور اور سزا کی پرستش کرتے ہیں و تلوہ
پر تلوہ کسی تلوہ میں خداوند تعالیٰ کی طرف
سے تلوہ و تلوہ سل جبارہ میں تلوہ میں اور جو
عقل تلوہ تلوہ کے و ان میں تلوہ کے
ذریعہ کو تلوہ تلوہ تلوہ کے باعث و تلوہ
سے عقور و تلوہ اور اسکی جبارہ تلوہ اور سزا
و عقلی عقل سے تلوہ تلوہ اور سزا و تلوہ
تلوہ اسلام اس و تلوہ ہی تلوہ وہ عقل و
تو جبارہ و تلوہ کو و ان میں تلوہ کے تلوہ
سے اب انصار کے و ان میں تلوہ کے تلوہ کے
سج کی عقل نے بیانیہ کیلے کہ تلوہ کے تلوہ
تو ان دو سفر نے تلوہ خدا لکھ تلوہ تلوہ
الغرض ہم نے زمین کے جس تلوہ کے تلوہ
کا احوال تلوہ تلوہ اوں سے و ان میں تلوہ
کا عقلی تلوہ تلوہ کی تلوہ تلوہ تلوہ
ہر ایک کو و تلوہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تلوہ
و تلوہ تلوہ تلوہ میں۔
(کشمکش آئینہ)

تو کوئی نظر اور فیصلہ موجود نہ تھا لیکن ان کے سامنے
 تو وہ بارہ آیتیں مقدمہ فیصلہ شدہ موجود تھیں جو خود
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عدالت سے فیصلہ ہو چکا
 ہے۔ انہوں نے تادیب کر کے بتا دیا تھا کہ وہ بارہ
 آیتوں کے شخص سے مراد وہی نہیں ہوتا۔ پھر
 قدرا فرمیں ہے ان پر کہ میرا فیصلہ کے فائدہ نہیں
 اٹھاتے لایمنا المؤمن من غیر واحد۔ یہودیوں
 کو جس شخص سے چھوڑ لی اور وہ منقہ ہو گئے اسی شخص
 سے یہ کہہ کر کہتے ہیں؟ یہودی اس وقت دنیا میں
 موجود ہیں اسی کتاب میں موجود ہیں ان سے حیالت
 کر لو کہ کیا ان کا یہ عقیدہ تھا یا نہیں کہ مسیح سے
 ایسا مسیح آیا؟ اور علی بن ابی طالب میں یہ شخص
 درج ہے یا نہیں؟ اور پھر عیسائیوں کے چھوڑ
 انجیل میں اس فیصلہ کو پڑھو جو مسیح سے ہو گیا ہے۔
 مومن تو دوسرے کی صحبت سے حیرت کراتے ہیں۔
 ان مسلمانوں نے اس سے کیا سبق لیکھا یہودی
 عقیدہ ہے کہ مسیح سے یہودی اصل نہیں ہے
 اب کیا یہودی ہی جانتے ہیں؟ میں حیران ہوتا ہوں
 کہ ان عقول کو کیا پس اگر حضرت مسیح کا وہ فیصلہ
 جو انہوں نے ایسا مسیح کے دوبارہ آنے کے متعلق
 کیا ہے مسیح نہیں ہے تو پھر کچھ جواب دیں کہ حضرت
 مسیح کے پیغمبر کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کہ ان کے اس میں تو
 کوئی کلام اور عقیدہ ہی نہیں کہ وہ ان کے آئے سے پیشتر
 ایسا کا نام ضروری تھا اور ایسا اسان سے نہیں
 پھر حضرت مسیح کیونکر ہو سکتے ہیں؟ اس وقت
 فائدہ ہے یہی نہیں کہ یہودیوں کی طرح حضرت عیسیٰ
 کی رسالت سے انکار کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ حضرت
 عیسیٰ علیہ وسلم کی رسالت ہی حادۃ شریعت تھی
 سے جا بھلی کیوں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد
 اور بعثت حضرت مسیح کے بعد ہے اور جب یہی نہ
 مسیح ہی نہیں آیا تو پھر ایسا مسیح کیونکر ہو سکتا؟
 سو چاہو خود کہ تمہاری فریاد کیونکر کرنا کہ ان
 تک پہنچتا ہے۔

سنو اصل حقیقت یہی ہے اور یہ فیصلہ وہی ہے
 جو حضرت مسیح نے کر دیا تھا۔ اس سے منہ پھیرنا ہی
 نہیں ہے۔

فَاسْتَلِمْ إِلَى اللَّهِ دَعْوَانِي إِنَّهُ سَمِيعٌ قَدِيرٌ

غرض
 انہی علیہ السلام کو اپنی تبلیغ کی راہ میں بہت
 سی مشکلات ہوئی ہیں اور ان کے مصائب میں
 سے یہ بڑی مصیبت ہے کہ حقدور برائی کی
 کامیابی میں ہوئی اسی قدر کہ جو حق مسکا پانچ
 میں ان مشکلات سے الگ نہیں ہو سکتا کہ خدا
 تعالیٰ نے اس مسئلہ کو ہی منہ لاج نبوۃ پر قائم
 کیا ہے۔

اپنی جماعت سے خطاب | ہماری برکت
 مرقے کے مشکلات ہیں جسے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے وقت مسلمانوں کو پیش آتے تھے جنہیں نبی
 اور رب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص

اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو مسلمانوں کے سامنے
 اور برادری الگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات
 مان۔ باپ اور بیٹی۔ بہن بھی دشمن ہو جاتے
 ہیں۔ اسلام علیہ السلام کے روادار نہیں کہتے۔ اور
 جائزہ لے رہا نہیں جاتے اس قسم کے بہت سی شکایات
 پیش آتے ہیں میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت
 کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی شکایات پر وہ ہیرا
 جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی شکایات کا
 آغاز دیر سے ہے۔ تم انبیاء و رسل سے زیادہ نہیں
 بن کر اس قسم کے شکایات اور مصائب آئیں۔
 اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہ ہو
 ہو اور پاک تبدیلی کا سوتھوئے دعاؤں میں ملے
 رہو پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء و رسل کی
 پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔ تمہارا
 کبھی نقصان نہیں ہوتا وہ دوست جو تمہیں
 قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ تمہارا دوست
 نہیں ہے ورنہ چھوڑنے والا تمہارے ساتھ ہوتا۔
 تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو تمہیں اس وقت چھوڑ
 چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ
 کے قائم کردہ مسئلہ میں شکیلیت اختیار کر لی ہے۔
 ان سے ڈرنا کہ یا خدا دست کرو بلکہ ان کے
 لئے

غائبانہ دعا کرو

کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت
 عطا کرے جو ان کے اپنے فضل سے نہیں ہے
 تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر لے
 دعا کرو کہ تم نے اپنی راہ اختیار کر لی ہے۔ دیکھو میں
 اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بارہ
 بات کروں کہ ہر قسم کے فساد اور جنگاری کیلئے
 سے چھوڑ دو اور گناہیں سنگریں صبر کرو یہی کا
 جواب نبی سے دوا کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو
 تو پھر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کسک جاؤ اور نرمی
 سے جواب دو بارہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص نے
 جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں
 وہ طریق اختیار کرتا ہے جو منہ از طریق ہو۔
 جس سے سننے والوں میں اشتعال کی طرف توجہ
 لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گناہ
 کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اود سے شرم آجاتی ہے
 اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے
 لگتا ہے میں نہیں جانتا تھا کہ صبر کو
 ہر قسم سے نہ دو صبر کا ہتھیار ایسا ہے
 کہ گویوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر
 سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو
 فتح کرتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ کچھ بہت ہی غلط ہوتا ہے جب
 میں یہ سنتا ہوں کہ فلان شخص اس جماعت کا کچھ
 کسی سے لڑا ہے اس طریق کو میں برکات پسند نہیں
 کرتا اور خدا تعالیٰ ہی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت
 جو دنیا میں ایک نمونہ پیروی کی وہ ایسی راہ اختیار
 کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے۔ بلکہ میں تمہیں
 یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس

ار کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت
 میں برکت صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ
 یاد رکھو کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔
 نہایت کار اشتغال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی
 ہے کہ کچھ گندی گالیاں دی جاتی ہیں۔ تو اگر
 معاملہ خدا کے سپرد کرو۔ تم اس فیصلہ نہیں
 کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان
 گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔
 تمہیں کیا معلوم ہے کہ اس بن لوگوں سے کقدر
 گالیاں سنتا ہوں۔ اگر ایسا ہوتا ہے کہ گندی
 گالیوں سے بہرے ہوئے خطرات آتے ہیں اور
 کچھ کاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں پھر
 خطرات آتے ہیں جس کا محصول بھی دنیا پر ہوتا ہے
 اور پھر جب پڑتے ہیں تو گالیوں کا طعنہ ہوتا ہے
 ایسی محنت گالیاں ہوتی ہیں کہ میں یقیناً جانتا
 ہوں کہ کسی پیشتر کو بھی ایسی گالیاں نہیں دی
 گئی ہیں اور میں اختیار نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ
 میں بھی ایسی گالیوں کا فائدہ ہو لیکن یہ سب
 پر سننا پڑتا ہے۔ جب میں صبر کرتا ہوں
 تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔
 درخت سے ٹھکر دینا نہیں ہوتی۔ تم دیکھو
 کہ یہ کیتنگ گالیاں دس گئے آج ہی تک کہ
 رہ جاتے تھے۔ ان کی گالیاں انکی شرارتیں
 اور منصوبے کچھ ہرگز نہیں پہنچا سکتے۔
 اگر میں خدا کی طرف سے ہوتا تو بیشک میں
 ان کی گالیوں سے ڈر جاتا لیکن میں یقیناً
 جانتا ہوں کہ کچھ خدا نے مامور کیا ہے۔
 پھر میں ایسی کیفیت باتوں کی پھر واکرڈ۔ یہ کسی پیشتر
 ہو سکتا۔ تم خود فرماؤ کہ ان کی گالیوں سے کس
 نقصان پہنچا ہے انہو باجے؟ اعلیٰ جماعت
 ٹھہری ہے اور میری بڑی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی
 روک پیدا کر سکتی ہیں تو وہ کب سے زیادہ ہر بات
 کس طرح پیدا ہوئی۔ یہ لوگ ان میں سے کسی کے
 ہیں یا نہیں اور سے انہوں نے مجھ کو کس قدر نفرت
 لیکن میں فتویٰ لکھی کیا تھی میری؟ جماعت
 جو یہی اگر یہ مسئلہ منصوبہ بازی سے چھوڑ دیتا۔
 تو ضرور تھا کہ اس فتویٰ کا اثر ہوتا اور میری راہ
 میں وہ فتویٰ کو بڑی بیماری روک پیدا کر دیتا۔
 لیکن جو بات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا انسان
 کا عقد نہیں ہے کہ اسے پامال کر لے۔ جو کچھ
 میرے مخالف نے جانتے ہیں چھپان کر لے والوں
 کو حسرت ہی ہوتی ہے۔

میں کہہ کر لیتا ہوں کہ یہ لوگ جو میری مخالفت
 کرتے ہیں ایک عظیم الشان دریا کے سامنے
 جو اپنے پورے زور سے آ رہا ہے اپنا
 پاؤں لٹکے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اس
 سے ٹک جاوے مگر اس کا نتیجہ تو ہر جہ سے
 وہ ٹک نہیں سکتا۔
 یہ وہی گالیوں سے روکنا جانتے ہیں مگر یہ کہ
 کسی نہیں لگے گا۔ کیا شرین آدمیوں کا کام ہے
 کہ گالیاں دیں۔ میں ان مسلمانوں پر انہوں کو

ہوں کہ ہر کس قسم کے مسلمان میں جو ایسی بے باکی
 سے زبان کھولتے ہیں میں اللہ تعالیٰ کی قسم لے کر
 کہتا ہوں کہ ایسی گندی گالیاں سننے تو کبھی کسی چھوڑی
 چھوڑے ہی نہیں سنی ہیں۔ جو بن مسلمان کہہ لے
 والوں سے ہی ہیں۔

ولنعم ما قیل
 { گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو }
 { رحم ہے جوش میں اور حیفہ کھٹا یا ہم نے }
 (ایڈیٹر)

ان گالیوں میں یہ لوگ اپنی حالت کا اظہار کرتے
 ہیں اور اعتراض کرتے ہیں کہ وہ فاسق فاجر ہیں
 خدا تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور ان پر رحم
 کرے۔ (آمین)
 ایسے گالیاں دینے والے خواہ ایک کروڑ ہوں
 خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے یہ جانتے ہیں کہ ایک
 پیسہ کا کارڈ ہی منہ بھگا مگر نہیں جانتے
 کہ اس پیسہ کے نقصان کے ساجد نامہ اعمال
 ہی زیادہ ہو جائے گا پھر میری سمجھ میں نہیں آتا
 کہ یہ گالیاں دی کیوں جاتی ہیں کیا صرف اس
 لئے کہ میں کہتا ہوں قرآن شریف کو شہ چھوڑ
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب
 نہ کرو۔

منصب کی بات ہے کہ قرآن شریف میں لکھا ہو کہ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور پھر زمین
 پر نہیں آئیں گے مگر یہ ماننے میں نہیں
 آتے آدھ اس عقیدہ مخالف قرآن شریف پر
 اڑتے ہیں۔

اگر میں نہ آیا ہوتا اور خدا تعالیٰ نے ایک مسئلہ
 قائم نہ کیا ہوتا تو یہ جو کچھ جانتے کہتے کیونکہ کو
 بیدار کرنے والا اور آگاہ کرنے والا دونوں میں جو
 نہ تھا لیکن اب جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مامور
 کر کے بھیجا ہے اور میں وہی ہوں جیسا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم قرار دیا ہے تو پھر
 میرے فیصلہ پر چون دیر اگر ان کا حق نہیں تھا۔
 طریق تقویٰ تو یہ تھا کہ میری باتوں کو سننے اور
 غور کرتے انکار کے لئے جلدی نہ کرتے میں پر
 سچ کہتا ہوں کہ میرے آنے کے بعد ان کا حق نہیں
 ہے کہ یہ زبان کھولیں کہونکہ میں خدا تعالیٰ کی
 طرف سے آیا ہوں اور حکم ہو کر آیا ہوں۔

اس مقام پر یہ بھی کہ حضرت محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اور تقریر میں ایک خاص
 جلال اور شوکت تھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کی صحبت انکی عظمت جو آپ کے
 دل میں ہے معلوم ہوتی تھی۔ تقریب میں غیر معمولی
 تردد تھا اور وہ ہر زور دینا کیلئے ہر جہ سے
 پورے طور پر ہم کا وہ نہیں ہو سکتے کہ اس جگہ
 کو کھینچ کر مجھ پر حقدور کو شش اور ہی سے
 بڑا کا قلعہ بنا دیا ہے۔
 (ایڈیٹر)

اصلاح کے احکامات تحقق ہو رہے ہیں
اور خلق میں فسق کی فراہمی
ہو رہی ہے۔ مرنے والے ہیں۔ یہ ہے کل تقویٰ رکھنے
والے ہیں۔ بعض آدمی اگر ایک لمحہ کے حلق میں
مرد ہیں۔ تو دوسری قبر میں مژدہ۔ اگر بیعت
کا ایک چپہ بند۔ تو دوسرے کا۔ اس میں تاہم
میں سے پیدا ہو نہیں سکتا۔ کہ مصلحت میں ہے
یعنی جو بیماری تو دوسری بیماری ہیں۔ جس
فصلت، خلق و ذوالہذا ہیں۔ یہ۔ کان۔
نالی۔ دوسرے۔ مصلحت میں ہیں۔ جن کا
مصلحت کو جس۔ دوسرے۔ مصلحت میں ہیں۔
کہا گئے ہیں۔ اس میں۔ مصلحت میں ہیں۔
کا نام جو ہے۔ مصلحت میں۔ مصلحت میں۔
مصلحت۔ یہ۔ مصلحت میں۔ مصلحت میں۔
مصلحت میں۔ مصلحت میں۔ مصلحت میں۔
مصلحت میں۔ مصلحت میں۔ مصلحت میں۔

[illegible][illegible]

عشق اور سرش و فانی بود
تا گریز و برگ بر سرش بود
و دوسری قبل اس سنی جو تات رشتہ نما
پوگوں کو دھس دے کہ جو ہر ہی تاتر آئیو

